

12658- اعتکاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

سوال

میں یہ جانتا ہوتا ہوں کہ اعتکاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کیا تھا؟

پسندیدہ جواب

اعتکاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کامل آسان تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں لیلیۃ القدر کی تلاش میں ایک بار رمضان کا پہلا اور درمیانہ عشرہ اعتکاف کیا، پھر ان پر یہ ظاہر ہوا کہ لیلیۃ القدر آخری عشرہ میں ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عشرہ کا اعتکاف ہمیشگی کے ساتھ کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اپنے رب سے جا ملے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں ایک بار آخر عشرہ کا اعتکاف نہ کیا تو اس کی قضا میں شوال کا پہلا ہفتہ اعتکاف کیا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔

اور جس برس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس برس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس روز کا اعتکاف کیا۔ دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر (2040)۔

کہا جاتا ہے کہ: اس کا سبب یہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی موت کا علم ہو چکا تھا اس لیے انہوں نے چاہا کہ خیر و بھلائی کے کام زیادہ کر لیے جائیں تاکہ وہ اپنی امت کے لیے یہ بیان کر دیں کہ جب وہ آخر اعمال میں پہنچیں تو اعمال صالحہ کثرت سے کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ سے بہتر حالت میں مل سکیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: اس کا سبب یہ تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا ایک بار دور کیا کرتے تھے اور جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض ہوئی اس برس دو بار دور کیا تو اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو بار جتنا اعتکاف کیا۔

اور اس سے بھی قوی سبب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس برس بیس ایام کا اعتکاف کیا اس سے پہلے برس آپ سفر پر تھے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

(ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کا آخری عشرہ اعتکاف کیا کرتے تھے تو ایک سال آپ سفر پر چلے گئے اور اعتکاف نہ کر سکے لہذا آئندہ برس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس یوم کا اعتکاف کیا۔ اسے نسائی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ نسائی شریف کے ہیں، اور ابن جان وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اہل فتح الباری۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ لگانے کا حکم دیتے تو ان کے لیے مسجد میں خیمہ نصب کر دیا جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے علیحدگی میں اس خیمہ میں رہتے اور اپنے رب سے لگاؤ لگاتے حتیٰ کہ واقعتاً ان کے لیے خلوت پوری ہو گئی۔

اور ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے سے ترکی خیمہ میں اعتکاف کیا اور اس کے دروازے پر چٹائی لٹکائی گئی تھی۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1167)

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ زاد المعاد میں کہتے ہیں:

یہ سب کچھ اعتکاف کا مقصد اور اس کی روح کے حصول کے لیے ہے، اس کے برعکس جو کچھ جاہل لوگ کرتے ہیں اور اعتکاف کو عیش و عشرت اور ملنے جلنے کی جگہ بنا لیتے ہیں، اور وہاں آپس میں گفتگو اور گپیں ہانکتے رہتے ہیں تو اعتکاف کا ایک رنگ تو یہ ہے اور اعتکاف نبوی کا رنگ اور ہے۔

دیکھیں: زاد المعاد (90/2)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مسجد کے اندر ہی رہتے وہاں سے صرف ضرورت کی بنا پر ہی باہر تشریف لے جاتے تھے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں ہوتے تو ضرورت کے بغیر گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2029) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: (انسانی حاجت کے بغیر نہیں آتے تھے) امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کے لیے باہر نکلتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوران طواف اپنی صفائی کا بھی خیال رکھتے اور مسجد سے ہی اپنا سر مبارک عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں کرتے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھوتیں اور کنگھی کر دیتی تھیں۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو میری طرف اپنا سر کرتے تو میں حالت حیض میں ہی انہیں کنگھی کرتی تھی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ: میں ان کا سر دھوتی تھی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2028) صحیح مسلم حدیث نمبر (297) تشریح کا معنی سر میں کنگھی کرنا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اور حدیث میں خوشبو لگانے اور صفائی اور غسل کرنے موڈ نے اور بناؤ و سنکار کرنے کا جواز پایا جاتا ہے، اور جمہور علماء اسی پر ہیں کہ اعتکاف میں وہی چیز مکروہ ہے جو مسجد میں مکروہ ہے۔ اھ

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ جب آپ اعتکاف کی حالت میں ہوتے نہ تو مریض کی عیادت کرتے اور نہ ہی جنازہ میں شریک ہوتے، یہ اس لیے تھا کہ سارا وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات پر توجہ مرکوز رہے، اور اعتکاف کی حکمت پوری اور مکمل ہو اور وہ حکمت لوگوں سے علیحدگی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگاؤ ہے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: (اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ تو مریض کی عیادت کے لیے جائے اور نہ ہی جنازہ میں شریک ہو، اور نہ ہی بیوی سے مباشرت کرے اور اسے چھوئے، اور کسی بھی ضرورت کے لیے وہاں سے نہ نکلے لیکن جس ضرورت کے پورے کیے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اس کے لیے نکل سکتا ہے) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2473) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح ابوداؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ نیل الاوطار میں کہتے ہیں:

"بیوی کو نہ تو چھوئے اور نہ ہی مباشرت کرے" اس سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جماع مراد لیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات آپ کی زیارت کے لیے تشریف لاتیں تو اور جب وہ جانے کے لیے اٹھتیں تو آپ انہیں گھر تک پہنچانے کے لیے ان کے ساتھ تشریف لے جاتے، اور یہ رات کے وقت ہوتا تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مسجد میں ان کے اعتکاف والی جگہ میں آئیں اور کچھ دیر ان کے ساتھ بات چیت کرتی رہیں، اور پھر واپس جانے کے لیے اٹھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ انہیں واپس پہنچانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یعنی ان کے گھر پہنچانے کے لیے۔ صحیح بخاری (2035) صحیح مسلم (2175)

خلاصہ یہ ہوا کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف آسان و سہولت کا نشان تھا نہ کہ سختی و شدت کا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور لیلۃ القدر کی تلاش میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر ہوتا تھا۔

مزید تفصیل کے لیے ابن قیم کی زاد المعاد (90/2) اور ڈاکٹر عبداللطیف بالطوی کی الاعتکاف نظریہ تربویہ دیکھیں۔

واللہ اعلم۔